بیداری کا وقت (قسط ۲)

1987-92ء کے دوران ''ایسٹ لنڈ'' آرکو پاورٹیکنالوجیز انکارپوریٹیڈ (APTI) کے سائنس دانوں نے ایک ایسا آلہ پینٹ کرایا جو زمین کے آیونی کرہ یا مقناطیسی کرّہ کے کسی حصہ کو تبدیل کرسکتا ہے۔ اگست 1987ء کو رجسٹر ہونے والے اس عسکری ہتھیار کو یہودی سائنس دان برنارڈ جے ایسٹ لنڈ نے ایجاد کیا تھا۔ بالآخر 2001ء کو اس سسٹم کے مکمل طور پر زیرِ عمل لانے کا مجوزہ سال قرار دیا گیا۔

اس پروجیکٹ کے اہداف یہ ہیں:

(1) انسانی ذہن کا عمل درہم برہم کرنا۔

(2) کرۂ ارض کے تمام ذرائع مواصلات کو منجمد کرنا۔

(3) بڑے علاقے میں موسم تبدیل کرنا۔

(4) وائلڈ لائف کی نقل مکانی کے انداز میں مداخلت کرنا (وائلڈ لائف کے ہر پروگرام میں انیمل مائیکرو چِپنگ واضح دیکھی جاتی ہے۔ یہ جنگلی حیات کی تسخیر کے منصوبے کا ایک حصہ ہے۔)

(5) انسانی صحت کو منفی انداز میں تبدیل کرنا۔ مختلف قسم کی دوائیاں، قطرے، ویکسین وغیرہ کا جبری استعمال اس کی ایک شکل ہے۔

(6) زمینی فضا کی بالائی سطح پر غیر فطری اثرات مرتب کرنا۔

1958ء میں وہائٹ ہاؤس کے مشیرِ موسمیات، کیپٹن ہاورڈ ٹی اورویل نے کہا تھا کہ محکمہ دفاع جائزہ لے رہا ہے وہ طریقے تلاش کیے جائیں جن کے ذریعے زمین اور آسمان میں آنے والی تبدیلیوں کو استعمال کرکے موسموں پر اثر انداز ہوا جاسکے۔ مثلاً کسی مخصوص حصے میں فضا کو ایک الیکٹرانک بیم کے ذریعے آیونائزیا ڈی آیونائز کیا جاسکے۔

امریکی سائنس دانوں نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو موسموں میں تبدیلی سے براہِ راست تعلق رکھتا ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف موسموں میں تغیر کا ذمہ دار ہے بلکہ کرۂ ارض میں زلزلوں اور طوفانوں کے اضافے کا بھی ذمہ دار ہے۔ اس پروجیکٹ کا نام Haarp یعنی ''ہائی فریکوئنسی آبکٹیو آرورل ریسرچ پروجیکٹ'' ہے۔ اس کے تحت 1960ء کے عشرے سے یہ تجربات ہورہے ہیں کہ راکٹوں اور مصنوعی سیاروں کے ذریعے بادلوں پر کیمیائی مادے (بیریم پاؤڈر وغیرہ) چھڑکے جائیں جس سے مصنوعی بارش کی جاسکے۔ یہ ساری کوششیں قدرتی وسائل کو قبضے میں لینے کی ہیں تاکہ دجال جسے چاہے بارش سے نوازے جسے چاہے قحط سالی میں مبتلا کردے۔ جس سے وہ خوش ہو اس کی زمین میں ہریالی لہرائے اور جس سے بگڑ جائے وہاں خاک اُڑے۔ لہٰذا مسلمانوں کو قدرتی غذاؤں اور قدرتی خوراک کو استعمال کرنا اور فروغ دینا چاہیے۔ یہ ہم

بیداری کا وقت (قسط ۲)

سب کے لیے بیدار ہونے کا وقت ہے کہ ہم قدرتی خوراک (مسنون اور فطری خوراک) استعمال کریں اور مصنوعی اشیاء سے خود کو بچائیں جو آگے چل کر دجالی غذائیں بننے والی ہیں۔

دوا اور علاج:

پانی اور خوراک پر مکمل قابو پانے کا مرحلہ تو ابھی کچھ دور ہے لیکن دوا تو مکمل طور پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کے قابو میں آ چکی ہے۔ انہوں نے مختلف ممالک میں ایسے قوانین منظور کروا لیے ہیں کہ دیسی طریقہ علاج اگرچہ آسان اور سستا ہو لیکن ممنوع ہے۔ ان عالمی کمپنیوں کے کارندے مقامی طریقہ علاج (نیز مقامی دوا ساز کمپنیوں) کے خلاف ایسا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ دنیا آہستہ آہستہ ان سے متنفر ہو کر ان کمپنیوں کے چنگل میں پھنس گئی ہے۔ قدرتی جڑی بوٹیوں پر مشتمل علاج پر آہستہ آہستہ مکمل پابندی لگ جائے گی اور دنیا مکمل طور پر یہودی ملٹی نیشنل دوا ساز کمپنیوں کے نرغے میں آ جائے گی۔ یہ جب چاہیں کسی ملک کے مریضوں کو سسکتا تڑپتا چھوڑ کر ان کے مرنے کا تماشا دیکھیں گے۔ یہ دراصل اس عالمی حکومت کا نقشہ ہے جس کے مطابق:

’’تمام ضروری اور غیر ضروری ادویاتی مصنوعات، ڈاکٹروں، ڈینٹسٹوں اور ہیلتھ کیئر ورکروں کو سینٹرل کمپیوٹر ڈیٹا بینک میں رجسٹر کیا جائے گا اور کوئی دوائی یا علاج اس وقت تک تجویز نہیں کیا جا سکے گا جب تک ہر شہر، قصبہ یا گاؤں کا ذمہ دار ریجنل کنٹرولر اس کی تحریری اجازت نہیں دے گا۔‘‘

دجال کی سواری:

وہ ایسی رفتار کے ساتھ کرے گا جو بادلوں کو اُڑا لے جانے والی ہوا کی ہوتی ہے۔ ایسے جہاز ایجاد ہو چکے ہیں جو ہوا سے کئی گنا تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ سواری ہوائی جہاز جیٹ یا کنکورڈ یا سپرسانک قسم کی سواری ہوگی۔ ایک خلائی شٹل پینتالیس منٹ میں پوری زمین کے گرد چکر لگا لیتی ہے۔ پُراسرار اُڑن طشتریوں کا ذکر بھی سننے میں آتا رہتا ہے۔ یہ سب دجال کی سواری کی ممکنہ شکلیں ہیں جو ہمیں بتا رہی ہیں کہ دجّال کا وقت اب دور نہیں۔ اس کے گدھے کے کانوں کے درمیان 40 ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ کسی طیارے کے پروں کے درمیان تقریباً اتنا ہی فاصلہ ہوتا ہے۔ حال ہی میں اسرائیلی ماہرین نے ہیرون (Heron) نامی ایک طیارہ ایجاد کیا ہے جو اسرائیل کے Palmahim نامی ائیرپورٹ پر کھڑا ہے۔ یہ طیارہ سازی کی جدید ترین ٹیکنالوجی کے تحت تیار کیے گئے۔ اس طیارے کی پہلی پرواز 14 ر جولائی 2006ء کو کی گئی جبکہ اسے منظر عام پر ایک سال بعد جون 2007ء کو لایا گیا۔ اس کی بلند ترین پرواز 9 ہزار میٹر (30 ہزار فٹ) ہے جبکہ یہ 30 گھنٹے تک مسلسل 225 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔ اس کے دونوں پروں کے درمیان 16.6 میٹر کا فاصلہ ہے جو 85 فٹ بنتے ہیں۔ قارئین! حدیث شریف میں بیان کردہ مقدار ’’چالیس ہاتھ‘‘ اور اس طیارے کے پروں کے درمیانی فاصلہ ’’85 فٹ‘‘ کے درمیان مناسبت کو ملحوظ نظر رکھیں۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ اس کی دم پر دو اُبھار بالکل گدھے کے کانوں کی طرح اُبھرے ہوئے ہیں۔ انہیں جس زاویے سے بھی دیکھا جائے گدھے کے دو کانوں کی تشبیہ صاف دکھائی دیتی ہے۔ ممکن ہے اسرائیل کی یہ ٹیکنالوجی مزید ترقی کرے۔ اسی طیارے کی رفتار اور صلاحیت پرواز میں مزید اضافہ ہو اور اس کا آئندہ ماڈل حدیث شریف میں بیان کردہ نشانیوں کے عین مطابق ہو جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بیداری کا وقت (قسط ۲)

جنت اور دوزخ:

یورپ یا امریکا سے باہر رہنے والوں سے مغرب کے بارے میں پوچھیے وہ اسے جنت قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے ملکوں کو جہنم کہتے ہیں۔ دجال کے پاس کچھ اس طرح کی صورت ہوگی جن میں تمام سہولتیں اور آسانیاں ہوں گی اور وہ اسے جنت کہے گا۔ ایسے علاقے جہاں دنیاوی عیش و آرام نہیں ہوں گے انہیں جہنم کہا جائے گا۔

شیطانوں کی اعانت:

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سب سے بہتر و افضل تھے۔ کسی انسان کی تمام تر خوبیاں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جمع تھیں اور ان خوبیوں کی علامت ''مہرِ نبوت'' کی صورت میں ان کے کندھوں کے درمیان پائی جاتی تھی۔ بُرے انسانوں کی تمام خرابیاں دجال میں جمع ہوں گی اور اس کے چہرے سے عیاں ہوں گی۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ اس کی ناقص شخصیت کی علامت ہوگی۔ فرشتوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی، اس کے برعکس دجال کی مدد شیاطین کریں گے۔ یہ مسلمانوں کے لیے ایک عظیم آزمائش ہوگی کہ کیا وہ الدجال پہ ایمان لے آتے ہیں یا اللہ پہ ایمان میں استقامت دکھاتے ہیں۔

انسانی آبادی پہ اختیار:

جب سے انسان نے جھوٹ بولنے کا گناہ شروع کیا ہے، انسانی تاریخ میں خاندانی منصوبہ بندی کے فوائد بیان کرنے سے بڑا جھوٹ شاید نہیں بولا گیا۔ مغرب نے کرۂ ارض کے وسائل چوس لیے، ان پر سانپ بن کر بیٹھ گیا اور پھر اپنا جرم چھپانے کے لیے دنیا سے کہتا ہے وسائل کم ہیں، آبادی نہ بڑھاؤ، بچے کم پیدا کرو...... حالانکہ آج بھی زمین کے خزانے اس قدر ہیں کہ کئی گنا زیادہ انسانی آبادی کے لیے کافی ہیں۔ پاکستان کو لے لیجیے۔ صرف سندھ کے معدنی ذخائر اور صرف پنجاب کی زرخیز ترین اور مثالی نہری نظام پورے پاکستان کے لیے کافی ہیں اور صرف پاکستان و سعودی عرب کے وسائل پورے عالمِ اسلام کی کفالت کر سکتے ہیں۔ لیکن غضب ہے کہ ان وسائل کو استعمال کر کے مفلوک الحال دنیا کے کام آنے کے بجائے یورپی کمپنیاں ان پر قبضہ جما رہی ہیں اور مسلمانوں کی نئی نسل کو پیدائش سے پہلے گلا گھونٹ کر مارنے کا ظلم عظیم کر رہی ہیں۔ جب ڈنمارک، ہالینڈ وغیرہ میں ڈیری مصنوعات زیادہ ہوتی ہیں تو انہیں غریب ملکوں کو سستا بیچنے یا قحط زدہ ملکوں کو بطور امداد دینے کے بجائے سمندر میں ڈبو دیا جاتا ہے۔ اس سنگدلی کو کیا نام دیا جائے؟ دنیا میں فی ایکڑ پیداوار پہلے سے چار گنا زیادہ ہو رہی ہے، سال ہی میں تین فصلیں بھی حاصل کی جا رہی ہیں، لیکن محض غیر یہودی آبادی کم کرنے کے لیے وسائل کی کمی کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔

اب دجالی قوتوں کے زندگی موت پر اختیار کی طرف واپس آتے ہیں۔ زندگی کا مطلب کسی جسم میں روح کی موجودی ہے۔ جب یہ روح نکال لی جاتی ہے جسم کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ ہم اس حالت کو ''موت'' کہتے ہیں۔ روح پہ غالب آنا ممکن نہیں کیونکہ روح کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ''اور یہ تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو کہ روح تو میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں اس کے بارے میں بہت معمولی علم دیا گیا ہے۔'' (القرآن) دجال کچھ مواقع پر (کچھ

بیداری کا وقت (قسط ۲)

عرصہ کے لیے) اس قابل ہوگا کہ لوگوں کو ہلاک اور پھر زندہ کر سکے اور یہ اس معمولی علم کی بدولت ہوگا۔ وہ اسے کس طرح کرے گا؟ غالباً کلوننگ کے ذریعے۔ سائنس دانوں نے انسانی جینیاتی کوڈ پڑھ لیا ہے۔ فی الحال اس سائنسی پیش رفت کو جینیاتی امراض کے علاج کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے لیکن جب اسے باقاعدہ پلیٹ فارم مل گیا اور لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو پھر ''ہیومن جینوم'' کا قانون بالجبر نافذ کر دیا جائے گا۔ اس کا مطلب ایک مکمل جینیاتی برتھ کنٹرول ہے۔ اس کے تحت شادی کرنا غیر قانونی قرار دے دیا جائے گا۔ اس طرح کی خاندانی زندگی نہیں ہوگی جس طرح آج کل ہے۔ بچوں کو ان کے ماں باپ سے چھوٹی عمر میں علیحدہ کر دیا جائے گا۔ ریاستی املاک کی طرح وارڈز میں ان کی پرورش ہوگی۔ اس طرح کا ایک تجربہ مشرقی جرمنی میں کیا گیا تھا۔ بچوں کو ان والدین سے الگ کر دیا جاتا تھا جنہیں ریاست وفادار نہیں سمجھتی تھی۔ خواتین کو آزادیٔ نسواں کی تحریکوں کے ذریعے ذلیل کر دیا جائے گا۔ جنسی آزادی لازم ہوگی۔ خواتین کا بیس سال کی عمر تک ایک مرتبہ بھی جنسی عمل سے نہ گزرنا سخت ترین سزا کا موجب ہوگا۔ خود اسقاطِ حمل سے گزرنا سکھایا جائے گا اور دو بچوں کے بعد خواتین اس کو اپنا معمول بنا لیں گی۔ ہر عورت کے بارے میں یہ معلومات عالمی حکومت کے علاقائی کمپیوٹر میں درج ہوں گی۔ اگر کوئی عورت دو بچوں کو جنم دینے کے بعد بھی حمل سے گزرے تو اسے زبردستی اسقاطِ حمل کے کلینک میں لے جایا جائے گا اور اسے آیندہ کے لیے بانجھ کر دیا جائے گا۔

جب دجالی قوتیں برتھ کنٹرول پر مکمل عبور حاصل کر لیں گی تو دنیا کا نقشہ کچھ یوں ہوگا:

''ایک عالمی حکومت اور ون یونٹ مانیٹری سسٹم، مستقل غیر منتخب موروثی چند افراد کی حکومت کے تحت ہوگا جس کے ارکان قرونِ وسطیٰ کے سرداری نظام کی شکل میں اپنی محدود تعداد میں سے خود کو منتخب کریں گے۔ اس ایک عالمی وجود میں آبادی محدود ہوگی اور فی خاندان بچوں کی تعداد پر پابندی ہوگی۔ وباؤں، جنگوں اور قحط کے ذریعے آبادی پر کنٹرول کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ صرف ایک ارب نفوس رہ جائیں جو حکمران [یہ طبقہ یہود کے علاوہ کون ہوسکتا ہے؟] طبقہ کے لیے کارآمد ہوں اور ان علاقوں میں ہوں گے جن کا سختی اور وضاحت سے تعین کیا جائے گا اور یہاں وہ دنیا کی مجموعی آبادی کی حیثیت سے رہیں گے۔'' (ڈاکٹر جان کولیمن کی کتاب Conspirators Hierarchy سے ماخوذ)

اے میرے بھائیو! بیدار ہونے کا وقت ہے۔ شریعت کے احکام سمجھ میں نہ بھی آئیں انہیں ماننے کی عادت ڈالو۔ مغربی پروپیگنڈہ بازوں کی خلاف شرع باتوں کا جواب سمجھ میں نہ بھی آئے پھر بھی ان پر یقین نہ کرو۔ مسلمانوں کی نسل کشی کے لیے خاندانی منصوبہ بندی جیسی ایک نہیں کئی مہمیں چل رہی ہیں۔ ایک ایک کو کیا بیان کریں۔ جو چیز خلاف شریعت ہے، اسے چھوڑ دو...... ورنہ دنیا بھر میں پھیلے ''برادرز اور ماسٹرز'' اپنے ہدف ''عالمی دجالی حکومت'' تک پہنچ جائیں گے اور ہم نجانے کس گروہ میں ہوں گے اور کس انجام سے دوچار ہوں گے؟؟؟

shared by: www.alkalam.pk